بسم اللہ الرحمن الرحیم



حلال گوشت کے مسئلہ کے بارے میں شرعی احتیاطیں

ترجمہ: ابو ارسلان (پاکستان)

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

http://www.muwahideen.t24.com

Islambase Publications

http://islambase.cabspace.com

بسم الله الرحمن الرحیم

ان الحمد للّٰہ نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ باللّٰه من شرور انفسنا و من سيّئات اعمالنا من يهده اللّٰه فلا مضل له و من يضلل فلا هادى و أشهد أن لااله الااللّٰه وحده لاشريك له و أشهدأن محمداً عبده و رسوله،

امابعد!

یہ کتاب صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے مرتب کی گئی ہے۔امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب سے ایک ایسے مسئلے کے بارے میں وضاحت ہوجائے گی جو امت مسلمہ کو متاثر کرتا ہے۔اسلام میں حقوق اشاعت نہیں ہوتے ۔لہٰذا اس کتاب کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ آزاد ہیں۔

ایڈیشن:...1

اشاعت:..2006

اسلام بیس پبلیکیشنز ٹیم

email:islambase@hotmail.com

website: www.islambase.tk

مسئلہ حلال گوشت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مترجم

الحمدلله حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

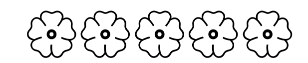
اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول محمدﷺ پرایمان لانے والے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت محمدیﷺ پرعمل پیرا ہو،ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَھۡتَدُوۡا۔ اوراگراُس ﷺ کی فرمابرداری کروگےتوہدایت پاجاؤ گےشریعت محمدی مسلمان کوحلال اورحرام میں تمیزسکھانے کےعلاوہ حلال کواختیارکرنےاورحرام سے بچنے کاحکم دیتی ہے،حلال وحرام صرف وہی ہے جواللہ تعالیٰ اوراُس کے رسولﷺ نےواضح کردیااسی لئےان کااحترام اورپابندی ہرمسلم پرلازم ہے۔یہ احکامات مسلمان کی زندگی کےتمام معاملات کااحاطہ کرتے ہیں۔

حلال وحرام کےاحکامات مسلمان کی خوراک کے بارے میں واضحہدایت دیتے ہیں،اسی خوراک میں گوشت ایک انتہائی بنیادی اورضروری درجہ رکھتا ہےاوراس کا استعمال تقریباًہرروز بلکہ دن میں کئی مرتبہ ہوتا ہے،زیرنظرکتابچہ گوشت کے حلال وحرام ہونے کے بارے میں موجودہ حالات اورمعاشرتی طورطریقوں کودین میں رکھ کرمرتب کیا گیاہے،یہ یقیناً مسلمانوں کواِن حالات میں راہنمائی فراہم کرےگا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کواپنی بارگاہ میں قبول فرمائےاوراس کتابچہ سےتمام مسلمانوں کومستفیض ہونےکاموقع عطافرمائے۔آمــــــیــــن

والسلام

ابوارسلان



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿تعارف﴾

حلال گوشت کا مسئلہ

حلال گوشت کا مسئلہ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے جبکہ مسلمان اس وقت ترقی یافتہ طریقوں کو اپناتے ہوئے اپنے روایتی طریقوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال نے ان کے تصورات کو خلط ملط کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے حلال گوشت کے بارے میں لوگ مختلف آراء میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ جب لوگ کسی اسلامی معاملے میں غیر واضح صورتحال سے دوچار ہو جائیں تو انہیں ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ [سورة النساء:٥٩]

''جب تمہارے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔''

ایسی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں جن میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ حلال اشیاء کھاؤ اور حرام اشیاء کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

۞ **یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا** [البقرة:١٦٨]

''اے لوگو! زمین کی وہ چیزیں کھاؤ جو حلال اور پاکیزہ ہیں۔''

۞ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ** [البقرة:١٧٢]

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزوں میں سے ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں کھاؤ۔''

۞ **یَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمۡ قُلۡ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ** [المائدة:٤]

''(اے نبی ﷺ) وہ آپ (ﷺ) سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے (کھانے کی) کیا چیزیں حلال ہیں تو آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

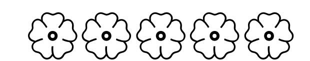
((اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یُقۡبَلُ اِلَّا طَیِّبًا)) [صحيح مسلم]

''بے اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ سوائے پاک چیزوں کے کوئی چیز قبول نہیں کرتا۔''

((اَلۡحَلَالُ بَیِّنٌ وَالۡحَرَامُ بَیِّنٌ)) [صحيح مسلم]

’’حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔‘‘

لہٰذا یہ عام بات ہے کہ مسلم صرف حلال اشیاء ہی کھاتے اور پیتے ہیں یہاں تک کہ غیر مسلم بھی اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ شراب اور سور مسلم کے لیے حرام ہیں۔ اس لیے یہ نقطہ اپنی ضرورت کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ بہت سی غذائی اشیاء اپنی اصل حالت میں حلال ہوتی ہیں مثلاً پھل، سبزیاں اور سمندری غذا جبکہ مرغی، بھیڑ اور گائے کا گوشت صرف اس صورت میں حلال ہوتے ہیں جب اُنہیں صحیح طریقہ کار کے مطابق ذبح کیا جائے۔



اسلامی احکامات

(اصطلاحات)

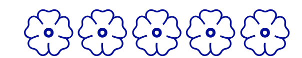
﴿حلال﴾عربی زبان میں میں حلال کا مطلب ہے''قانون کے مطابق''اوراس کا استعمال افعال کے بجائے اشیاء کے لیے ہوتا ہے۔عام طور پر جب کسی جائزفعل کے بارے میں وضاحت کی جاتی ہےتو ہم کہتے ہیں کہ یہ لازمی (فرض/ واجب)،قابل قبول (مندوب) یا جائز (مباح) ہے۔

﴿حرام﴾عربی زبان میں حرام کا مطلب ہے''غیر قانونی یا ممنوع''یہ اصطلاح اشیاءاورافعال دونوں کے لیےاستعمال ہوتی ہے۔جب کسی ناجائزفعل کے بارے میں وضاحت کی جائےتو حرام سے مرادوہ فعل ہوتا ہےجس سے روک دیا گیا ہو۔اورناپسندیدہ فعل سے مراد مکروہ ہوتا ہے۔

﴿ذبح﴾ذبح کے معنی صحیح بخاری میں دیکھے جاسکتے ہیں۔عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ:''ذبح کا مطلب دماغ کوخون پہنچانے والی شریان اوردماغ سے خون واپس لانے والی ورید کوکاٹ ڈالنا ہے''۔جب پوچھا گیا حرام مغزکوکاٹنا جائز ہے؟تو عطاء رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ:ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (النخ) گردن کوحرام مغزتک کاٹ کراسے مرنے تک چھوڑ دینے سے منع کیا ہے۔[صحیح بخاری]

ذبح کرنے کا یہ طریقہ پرندوں،گائے،بھینسوں،بھیڑاوربکری کے لیےاستعمال کیا جاتا ہےجس میں جانورکودائیں طرف لٹا کراس کی دل ودماغ کےدرمیان خون کی رگوں کوکاٹ دیا جاتا ہے۔

﴿نحر﴾یہ طریقہ اونٹ کوذبح کرنے کے لیےاختیارکیا جاتا ہے۔اس طریقے میں اونٹ کی گردن کے ابتدائی حصے میں دماغ کوخون لے جانے والی شریانوں کوکاٹ دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اُس کے اگلے پیروں کوموڑکراس کے گھٹنوں سے باندھ دیا جاتا ہے۔



جانورکو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ

اسلام میں جانور کو ذبح کرنے کے لیے ہمیشہ تیز دھار آلہ سے اس کی گردن کاٹی جاتی ہے۔

((اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهُ فَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهُ))

''ابویعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں حسن (خوبصورتی) کا حکم دیا ہے لہٰذا جب تم کسی کو قتل کرو تو احسن طریقہ سے قتل کرو۔ اگر تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے کرو۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری کو خوب تیز کر لے اور جانور پر تکلیف کی وجہ سے رحم کرے۔'' [صحیح مسلم ١٥٦٧]

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

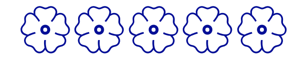
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انْحَر [الکوثر:٢]

''صرف اپنے ربّ کے لیے ہی نماز پڑھو اور قربانی کرو۔''

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کو نماز کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور دونوں ہی نیکی کے کام ہیں۔ نیکی کے کام کرنے کا اسلام میں ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔ اور وہ کام صرف اُسی صورت میں نیکی ہوگا جب اُس کام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق کیا جائے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خُذُوْ عَنِّی مَنَاسِکَکُمْ)) [مسند احمد:١٤٧٩٣]

''نیکی کے کام مجھ سے سیکھ لو۔''



حلال ذبیحہ کرنے کی شرائط کیا ہیں؟

حلال ذبیحہ کی چھ (**6**) مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

① ذبح کرنے والا شخص لازماً مسلم ہو۔

② ذبح کرنے والا شخص لازماً نمازی ہو۔

ان شرائط کی دلیل سورۃ الکوثر کی دوسری آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَر [الکوثر:۲]

''پس اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور (صرف اُسی کے لیے) قربانی کرو۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں: کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے تین رات نماز چھوڑی ہو اُس شخص کے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا گوشت مردہ گوشت ہے۔

③ جس آلہ (چھری) سے ذبح کیا جائے وہ خوب تیز دھار ہو۔

جس چھری سے جانور کو ذبح کیا جائے وہ خوب تیز دھار ہو اور اُسے تیزی سے چلایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: جب ذبح کرو تو احسن طریقے سے کرو اور چھری کو خوب تیز کرلو۔ گردن کی خون کی رگوں کو تیزی سے کاٹ دینے سے دماغ، جو کہ تکلیف محسوس کرتا ہے، کو خون پہنچنا بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح جانور کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ گردن کٹنے کے بعد جانور کے اعضاء کی حرکت، ان کا اکڑنا اور سکڑنا تکلیف کی وجہ سے نہیں بلکہ جسم کے پٹھوں کو دوران خون بند ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سر علیحدہ کرنے سے پہلے جسم سے خون مکمل طور پر بہنے دیا جائے اس طرح گوشت بڑی حد تک خون سے پاک ہو جاتا ہے۔

④ ذبیحہ لازماً رحم دلی سے کیا جائے۔

اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ جانور کو تیزی سے ذبح کیا جائے اور اِس سے پہلے اُسے کسی تکلیف میں مبتلا نہ کیا جائے۔ جانور کو غیر ضروری تکلیف سے بچانے کے لیے ضروری ہے کہ اُسے دوسرے ذبح کیے جانے والے جانوروں کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور نہ ہی اس جانور کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ذبح کرنے والا شخص جانور کی تکلیف کا احساس کرے۔

⑤ ذبح کرنے والا شخص لازماً اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ تسمیہ (بســـم اللّٰہ) وہ الفاظ ہیں جو ذبح کرتے وقت یا کوئی بھی نیکی کا کام کرتے وقت ادا کیے جاتے ہیں۔ ذبح کرنے والا شخص لازماً قبلہ رخ ہو کر جانور کو ذبح کرتے ہوئے:

((بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ))

کے الفاظ ادا کرے: یہ الفاظ اس اہم بات کا اقرار ہیں کہ یہ جانور اللہ کے نام پر قربان کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ جانور کا یہ حق ہے کہ وہ بھی جان لے کہ اُسے اللہ کے نام پر قربان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ [الحج:٣٤]

’’اور ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں تا کہ وہ اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ۔ عاجزی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔‘‘

⑥ جانور میں سے لازماً خون بہہ کر نکل جانا چاہیے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً [البقرة:٦٧]

’’اور یاد کرو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔‘‘

حلال ذبیحہ سے متعلق مزید نکات:

اوپر بیان کی گئی شرائط کے علاوہ مندرجہ ذیل شرائط کا بھی لحاظ کرنا چاہیے۔

❶ عورت جانور کا ذبیحہ کر سکتی ہے۔

((لِكَعْبَ بِنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ اَنَّ امْرَأَةً ذَبَحت شَاةً بِحَجرٍ ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَأَمَرَ بِاَكْلِهَا))

[صحيح بخاری:٥٥٠٤]

’’کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بھیڑ کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا رسول اکرم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔‘‘

❷ ذبیحہ مذبح خانے میں کیا جانا چاہیے۔

((ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرَ اِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ))

[صحيح بخاری]

’’ابن جریج رحمہ اللہ نے عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نہ تو ذبیحہ اور نہ ہی نحر کیا جائے سوائے مذبح خانہ کے۔‘‘

❸ مذبح خانہ آلودگی سے پاک ہو۔

اکثر مذبح خانے مسلموں اور غیر مسلموں کے مشترکہ استعمال میں ہوتے ہیں جہاں وہ موجود مشینوں، برتنوں، تختوں وغیرہ کو بھی مشترکہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اِن برتنوں کا استعمال ہمارے لیے جائز نہیں اور اگر ہمیں ان کا استعمال کرنا ہی ہو تو پہلے انہیں دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَمَّا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ آنِيَتِهِمْ ، اِلَّا اَنْ تَجِدُوْا نُدًّا فَاِنَّ لَمْ تَجِدُوْا نُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا))[صحيح بخاری ٥٤٩٦]

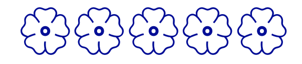
’’اگر تم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہ رہے ہو تو تمہیں ان کے برتنوں میں کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ اگر ایسا کرنا تمہارے لیے

ممکن نہ ہوتو پہلے ان کے برتن دھولو پھر ان میں کھاؤ۔"

غیر مسلموں سے ذبح کرانا جائز نہیں ہے۔ ہاں ان کے لیے جانور کی کھال اتارنا، تھیلوں وغیرہ میں رکھنا، جانور کے جسم کو اٹھانا، رکھنا وغیرہ جائز ہے۔

❹ جانور کو نقصان (تکلیف) نہ پہنچاؤ۔

"جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کسی قسم کا ضرر پہنچانا حرام ہے جس میں اُسے بے ہوش کرنا، ضرب لگانا یا اس کو برقی جھٹکا لگانا وغیرہ شامل ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کسی جانور کو اذیت پہنچا کر ہلاک کرنا منع ہے۔" [صحیح مسلم]



بے ہوش کرنے کے بعد ذبیحہ کرنا حلال نہیں ہے

مغرب میں یہ طریقہ عام ہو چکا ہے کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اُسے بے ہوش کیا جاتا ہے۔اس کام کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جیسا کہ:

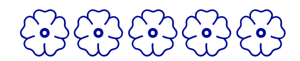
① کیپٹو بولٹ پستول(Captive bolt Pistol)(گائے اور بڑے جانوروں کے لیے)

② بجلی کے ذریعے(بھیڑ کے لیے)

③ پانی میں برقی رو گذارنے کے ذریعے(مرغیوں کے لیے)

④ کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کے ذریعے سانس گھونٹ کر(سور کے لیے)

ان طریقوں کے پیچھے بنیادی تصور یہ ہے کہ جانور کی گردن کاٹنے سے پہلے اُس کو بے ہوش کر دینے سے اُسے تکلیف کم ہو گی ۔حالانکہ جدید سائنسی تحقیق نے اس طریقہ کو مسترد کر دیا ہے لیکن یہ طریقہ ابھی تک مستعمل ہے۔جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح اُسے تکلیف پہنچتی ہے اور گردن کی رگیں کٹنے کے بعد خون بہنے کے عمل میں رکاوٹ بھی ہوتی ہے ۔اسلامی طریقۂ ذبیحہ میں جانور کے اعصابی نظام کو نہیں چھیڑا جاتا بلکہ اس کے دماغ کو کام کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے تاکہ اس کا دل خون کو جسم میں پہنچانے کا کام جاری رکھے اور یوں زیادہ سے زیادہ خون جسم سے بہہ کر باہر نکل سکے۔



ذبح کے طریقوں کا موازنہ

یورپ میں تجرباتی تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل حقائق اخذ کیے گئے ہیں۔

اسلامی طریقۂ ذبح

① جانور کے EEG گراف میں ذبح ہونے کے پہلے تین سیکنڈ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

② اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جانور کو ذبح ہونے کے دوران اور گردن کٹنے کے فوراً بعد کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

③ جبکہ اگلے تین سیکنڈ میں EEG میں گہری نیند کے آثار نظر آتے ہیں۔ جس کا مطلب بے ہوشی ہے۔ یہ کیفیت جسم سے بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

④ ان چھ سیکنڈ کے بعد EEG صفر کی سطح پر آجاتا ہے جس سے کسی بھی تکلیف کے احساس کے خاتمہ کا اظہار ہوتا ہے۔

⑤ حالانکہ دماغ کے پیغام (EEG) صفر کی سطح پر پہنچ جاتے ہیں لیکن دل کے دھڑکنے کا عمل جاری رہتا ہے اور جسم کے بری طرح اینٹھن اور جھٹکوں (اعصابی نظام کا غیر شعوری عمل) میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خون کا زیادہ سے زیادہ اخراج ہو جاتا ہے۔ اور یوں صارف کو ممکنہ حد تک خون سے پاک گوشت مل جاتا ہے۔

غیر اسلامی طریقۂ ذبح (بذریعہ پستول)

❶ پستول چلانے کے بعد جانور بظاہر بے ہوشی کی کیفیت میں نظر آتا ہے۔

❷ EEG میں پستول چلانے کے بعد جانور انتہائی تکلیف میں نظر آتا ہے۔

❸ پستول کے استعمال سے جانور کے دل کی دھڑکن اسلامی طریقہ کے مقابلے میں جلد ہی بند ہو جاتی ہے۔

❹ نتیجتاً زیادہ خون گوشت میں رہ جاتا ہے اور یوں صارف کو خون سے آلودہ گوشت ملتا ہے۔

❀❀❀❀❀

نتیجہ و تحقیق

اسلامی طریقۂ ذبح بہت ہی رحم لانہ ہے جبکہ پستول کے ذریعے بے ہوش کرنے کا طریقہ (جو کہ یورپ میں مروج ہے) نہایت تکلیف دہ ہے۔

جانور کو ہلاک کرنے کے دیگر طریقے ہلاکت، دم گھٹنے سے، شدید ضرب لگنے سے، گر جانے سے یا سینگ مار دینے سے ہو:

''ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ حلال گوشت کی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو جانور، دَم گھٹنے، ضرب لگنے یا گرنے سے مر جائے تو جائز نہیں ہے اگر ایک جانور دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرنے کے قریب ہو تو وہ اُس صورت میں جائز ہے کہ اُسے زندہ حالت (جبکہ اُس کی آنکھیں اور دم ہلتی ہو) میں ذبح کر دیا جائے۔'' [صحیح بخاری]

ذبح بذریعہ دانت یا کیل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانت یا کیل سے قتل نہ کرو۔ دانت ایک ہڈی اور کیل ایک قسم کی چھری ہوتی ہے جو کہ ایتھوپیا کے لوگ استعمال کرتے تھے۔ ایتھوپیا (ابی سینیا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عیسائیوں کی سرزمین تھی۔

کسی بندھے یا گھرے ہوئے جانور کو گولی (تیر) مار کر ہلاک کرنا

''انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بندھے ہوئے یا گھرے ہوئے جانور پر تیر چلانے سے منع فرمایا۔'' [صحیح بخاری]

معراض کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

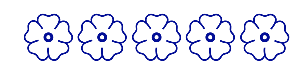
''معراض ایک ایسا آلہ کا نام ہے جو ایک تیز دھار لکڑی اور کُند (موٹی) دھار والی ہتھی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر شکار کو اِس آلہ سے ہلاک کیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت اُس صورت میں جائز ہے کہ اُسے معراض کے تیز دھار والے حصے سے ہلاک کیا گیا ہو۔'' [صحیح بخاری]

تیر کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ کا نام لے کر تیر کے ذریعے کسی شکار کو شکار کر لو تو اس کا گوشت کھا لو۔'' [صحیح بخاری]

شکاری کتے کے ذریعے ہلاک شدہ شکار

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے پالتو شکاری کتے کو شکار کے پیچھے چھوڑ دو تو تم اُس کتے کے شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت کھا سکتے ہو۔ چاہے وہ اس شکار کو ہلاک کر دے۔ لیکن کتا اگر اس جانور میں سے کچھ حصہ کھا لے تو تمہیں وہ جانور نہیں کھانا چاہیے کیونکہ یہ جانور کتے نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔'' [صحیح بخاری ٥٤٧٦]



حرام گوشت کی اقسام

- وہ جانور جو طبعی موت مرجائے۔(المیتة)
- جانور کا خون۔(الدّم)
- سور کا گوشت۔(الخنزیر)
- غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت۔(ذبح لغیر اللّٰہ)
- گلا گھونٹ کر ہلاک شدہ جانور کا گوشت۔(المنخنقة)
- ضرب شدہ جانور کا گوشت۔(الموقوذة)
- اونچائی سے گر کر ہلاک ہونے والے جانور کا گوشت۔(المتردیة)
- ایسے جانور کا گوشت جسے سینگ مارا گیا ہو یا اس کے جسم کا کچھ حصہ کھالیا گیا ہو۔سوائے اس جانور کے اس کو زندہ حالت میں ذبح کرلیا گیا ہو۔(النطیحة)
- ایسے جانور کا گوشت جسے قرعہ(لاٹری) کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو۔(الازلام)

مندرجہ بالا نکات کا ثبوت درج ذیل آیات میں ملتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ[المائدة:۳]

’’تم پر حرام کردیا گیا ہے مردار(وہ جانور جو ذبح کیے جانے سے پہلے مرگئے ہوں)،خون،سور کا گوشت،غیر اللہ کے نام پر قربان کئے گئے جانور کا گوشت یا جس جانور پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو،دم گھٹنے سے مرا ہو یا شدید ضرب(چوٹ) سے مرگیا ہو یا سر کے بل گر کر مرگیا ہو یا کسی دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرگیا ہو یا جس کے جسم کا کچھ حصہ دوسرے جانور نے کھالیا ہو سوائے اس کے کہ اُسے مرنے سے پہلے ذبح کرلیا گیا ہو،اور وہ جانور جسے کسی قربان گاہ کے پتھر پر ذبح کیا گیا ہو۔تمہارے لیے تیر کے ذریعے قرعہ اندازی کرکے حاصل کردہ جانور بھی حرام ہے یہ تم لوگوں کے لیے فسق ہے۔‘‘

گدھے کا گوشت

’’ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز گدھے کا گوشت حرام قرار دے دیا تھا۔‘‘

[صحیح بخاری ۵۵۲]

شکاری درندے جن کے کُچلیوں والے دانت ہوتے ہیں

’’امام زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری درندہ،جس کے کچلیوں والے دانت ہوں،کا گوشت کھانے

سے منع فرمایا ہے۔'' [صحیح بخاری۵۵۲۷]

پنجوں والے شکاری پرندے

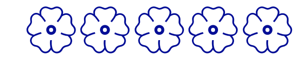
''ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خیبر والے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری درندے اور ہر اُس پرندے کا گوشت منع فرمادیا جس کے پنجے ہوں۔'' [سنن ابی داؤد]

مردہ گوشت

کسی جانور کا مردہ گوشت بھی حرام ہے جو آخر کار مردار کھانے والے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔

ہڈیاں

ان کی ممانعت صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں یوں بیان کی گئی ہے کہ ہڈیاں جنات کی خوراک ہیں (جب یہ ہڈیاں اُن تک پہنچتی ہیں) تو اللہ تعالیٰ اُن پر پہلے سے بھی زیادہ گوشت لگادیتے ہیں اور فضلہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اُن کی سواریوں کے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔



حلال گوشت کی اقسام

مرغی کا گوشت

''ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔''

[صحیح بخاری ۵۵۱۷]

خرگوش کا گوشت

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے مرظہران میں ایک خرگوش کو چھیڑا تو وہ چھلانگیں مارنے لگا۔ میرے ساتھی اُسے پکڑنے کی کوشش میں تھک گئے۔ پھر میں اکیلا ہی اُس کے پیچھے دوڑا اور اُسے پکڑ کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اس کی دو ٹانگیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوادیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیں۔'' [صحیح بخاری ٥٤٨٩]

گھوڑے کا گوشت

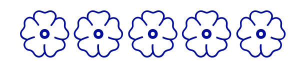
''اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جب ہم مدینہ میں تھے تو ایک گھوڑا ذبح کیا اور اُسے کھایا۔'' [صحیح بخاری ٥٥١١]

مچھلی کا گوشت

وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا [النحل:١٤]

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کیا پس تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ۔''

یہ بات مدنظر رہے کہ حلال اور حرام گوشت کی یہ فہرست مکمل اور جامع نہیں ہے بلکہ اُن میں سے چند کا ذکر کیا گیا ہے۔



حلال نہ کھانے کے اثرات

۞ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو ایک طویل سفر کے بعد بدحال اور گرد آلود تھا آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ''اے میرے ربّ''، ''اے میرے ربّ'' کی صدائیں لگا رہا تھا حالانکہ اس کا کھانا حرام تھا اس کا پینا حرام تھا اس کے کپڑے حرام تھے اس کی غذا حرام تھی تو اُس کی التجا (دعا) کا کیا جواب ملتا۔'' [صحیح مسلم ۲۳۹۳]

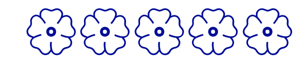
۞ تم اللہ کی لعنت کا شکار ہو گاؤ گے اگر تم غیر اللہ کے نام پر ذبح کرو گے۔

''امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اُس شخص پر لعنت کرتا ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کرتا ہے۔'' [صحیح مسلم ۵۲۳۹]

۞ اگر تم کسی مشرک سے اس بات پر متفق ہو جاؤ کہ مردہ گوشت حلال ہوتا ہے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ [الانعام:۱۲۱]

''اور اُس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یقیناً یہ فسق (گناہ اور نافرمانی) ہے۔ یقیناً شیطان اُن کے دوستوں کو اس بحث پر اکساتا ہے۔ اور اگر تم لوگ اُن کی پیروی میں مردہ جانور کو حلال مان کر اس کا گوشت کھانے لگے تو تم لوگ یقیناً مشرکین میں سے ہو گے۔''



خلاصہ کلام

یہ لازم ہے کہ جو گوشت ہم کھاتے ہیں اس کے حلال ہونے کے بارے میں ممکنہ حد تک یقین دہانی کر لیں۔ایسا گوشت کھانا گناہ ہے جو نہ تو اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو اور نہ ہی اسلامی طریقے سے پکایا گیا ہو۔حرام گوشت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی ہے لہٰذا اس کے بُرے اثرات ہمارے اعمال پر پڑینگے۔چونکہ یہ معاملہ ایسی بنیادی ضروریات کا ہے کہ ہر مسلم کو اس سے واقف ہونا چاہیے۔اس لیے مسلمان قصابوں پر عام طور پر شک کرنا جائز نہیں۔لیکن جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں معمول یہ ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے۔لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہم قصاب سے معلوم کر لیں کہ آیا جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش تو نہیں کیا جاتا۔قصاب کا یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ یہ حلال گوشت ہے یا قصاب کی اس رائے سے اتفاق کرنا کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنا جائز ہے بھی درست نہیں ہے۔ہم اس مسئلے پر اپنی لاعلمی کو جواز نہیں بنا سکتے جبکہ پچھلے ۱۴سو سال سے اس مسئلہ کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔مسلمان ہمیشہ رسول اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل کرتے آئے ہیں۔

حال ہی میں کچھ ایسے گروپ منظر عام پر آئے ہیں جو اشیاء کے حلال ہونے کو پرکھتے اور نگرانی کرتے ہیں۔یہ گروپ غیر بے ہوشی والے گوشت کا مسئلہ بھی کافی اجاگر کرتے ہیں۔ایسے گروپ کی رائے کو صرف اُسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اگر وہ جانور کو ذبح کرنے کے تمام اسلامی احکامات کی سختی سے یقین دہانی کرائیں۔اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں برتنی چاہیے۔مثال کے طور پر بے نمازی مسلمان، مذبح خانہ میں صرف غیر مسلم ہی دستیاب ہے، ہر جانور پر ذبح کرتے وقت با آواز بلند "بسم اللہ اللہ اکبر" پڑھنے کے بجائے پیچھے ٹیپ کے ذریعے یہ الفاظ دہرا دینا جائز نہیں۔لہٰذا یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ یہ گروپ حلال گوشت کو جانچنے میں کن پابندیوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔

ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان مختصر سے مضامین میں حلال گوشت سے متعلق تمام اہم نکات بیان کر دیئے گئے ہیں۔بہر حال اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جانتا ہے۔

یہ مضمون (http://www.islambase.tk) سے لیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس مضمون سے نفع حاصل کر سکیں اور اس مضمون کو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت جناب ابوارسلان نے حاصل کی۔اللہ سے دعا ہے کہ یہ کتابچہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش ثابت ہو۔آمین

مترجم

ابوارسلان (پاکستان)

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

web: http://www.muwahideen.tz4.com

email: info@muwahideen.tk